اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

دارالامان قادیان

ٹیلیفون ۹۱

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE DAILY

ALFAZL QADIAN.

جلد ۲۷ | ۲۶ جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۱۳ اگست ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۸۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حیدرآباد میں آریہ سماج کی فتح اور مسلمان

حکومتِ حیدرآباد نے نظامِ حکومت کے متعلق اصلاحات کا عام اعلان کرنے کے بعد تازہ کمیونک کے ذریعہ ان امور کی مزید تشریح بھی کر دی ہے۔ جن میں آریوں کے نزدیک ابہام تھا۔ اور تشریح بھی ایسی کی ہے جسے آریوں نے اپنے لئے ہر طرح قابلِ اطمینان سمجھا اور جس کی بنا پر متفقہ طور پر آریہ سارودیشک سبھا نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ حیدرآباد آریہ ستیہ آگرہ کو بند کر دیا جائے۔ آریہ جہاں اس کامیابی پر خوشیاں منا رہے اور اپنی تنظیم و قوت کے راگ گا رہے ہیں۔ وہاں ان کے ہمدرد ان کی شاندار قربانیوں اور مساعی کو نہایت فراخ دلی کے ساتھ خراجِ تحسین ادا کر رہے ہیں۔ اور اس میں کیا شک ہے۔ کہ آریوں کو بہت بڑی کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اور اس نے ان کے حوصلے بہت بڑھا دیئے ہیں۔ چنانچہ ایک طرف تو وہ یہ اعلان کر رہے ہیں۔ کہ حیدرآباد کو سر کر کے آریہ سماج نے تمام ہندوستانی ریاستوں کو سر کر لیا ہے جو طاقت نظام کو نیچا دکھا سکتی ہے۔ اس کے آگے اور کونسی ریاست ٹھہرنے کی جرأت کرے گی...... حیدرآباد میں آریہ سماج کی فتح زمانہ حال کا ایک تاریخی واقعہ ہے نہ صرف حیدرآباد میں بلکہ تمام ہندوستان میں ایک نئے دَور کے آغاز کی تمہید ہے۔"

(پرتاپ ۱۱۔ اگست)

اور دوسری طرف ابھی سے یہ تلقین شروع کر دی گئی ہے کہ:۔

"کشمیر کے مسلمانوں کے مقابلہ میں حیدرآباد کے ہندوؤں کو کچھ نہیں ملا۔ امید ہے۔ کہ ان حقوق اور مزید مطالبات کے لئے مناسب ایجی ٹیشن جاری رہے گی۔"

(پرتاپ ۱۲ اگست)

ایسی شاندار کامیابی پر جو کہ آریہ سماج کو حیدرآباد کے مقابلہ میں حاصل ہوئی ہے اس قسم کی خواہشات کا پیدا ہونا قدرتی بات ہے۔ اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ ایک کامیابی مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ سمجھی جاتی ہے۔ اس وجہ سے اگر آریہ سماج یا کوئی اور سبھا مزید مطالبات کے لئے ایجی ٹیشن جاری رکھے تو کوئی تعجب کی بات نہیں ہوگی۔ اس بارے میں مسلمانوں کا غم و فکر یا شور و فغاں بالکل بے فائدہ اور بے اثر ہے۔ ہاں ایک بات ایسی ہے۔ کہ اگر وہ چاہیں۔ تو اس سے بہت بڑا سبق حاصل کر سکتے ہیں۔ اور وہ آریہ سماج کی کامیابی کی وجہ ہے۔ یعنی یہ دیکھنا چاہیئے کہ نظام ایسی حکومت کے مقابلہ میں کس چیز کے ذریعہ آریہ سماج نے اتنی بڑی فتح حاصل کی۔

اس سلسلہ میں سب سے پہلی چیز جو آریہ سماج کی فتح کی نیز تنزل بنیاد ثابت ہوئی اور جس کی وجہ سے فتح کی اتنی شاندار عمارت تیار ہوئی یہ ہے۔ کہ ہر فرقہ ہر درجہ اور ہر خیال کے ہندوؤں نے آریوں کی تائید و حمایت کی۔ اور ہر رنگ میں امداد کی اس وجہ سے جہاں ان کے قدم روز بروز مضبوط ہوتے گئے۔ وہاں حکومتِ نظام بھی مرعوب ہوتی گئی۔ اور آخر آریوں کی فتح پر اس مہم کا خاتمہ ہوا۔ تمام فرقوں۔ اور ہر خیال کے ہندوؤں کی حمایت نے آریہ سماج کو کس قدر طاقتور اور مضبوط بنا دیا۔ اس کا اندازہ "ملاپ" (۱۱ اگست) کے حسب ذیل الفاظ سے لگایا جا سکتا ہے:۔

"ہندو جاتی نے اس سوال کو اپنی زندگی اور موت کا سوال بنایا۔ سناتن دھرمیوں کو آریہ سماجیوں سے متعدد اختلافات ہیں لیکن اس بات میں وہ ان کے ساتھ تھے سکھ بھائیوں نے پورے دل کے ساتھ آریہ سماج کی مدد کی۔ کانگرس کے بڑے بڑے نیتاؤں نے اس تحریک کو جائز اور درست قرار دیا۔ گاندھی جی۔ راجندر بابو۔ جواہر لال۔ کرپلانی۔ سردار پٹیل۔ مولانا آزاد نے ان مطالبات کو قطعی حق بجانب قرار دیا ہماری کامیابی کا سہرا بڑی حد تک اسی ہمدردی کے سر ہے۔"

آریہ سماج کے مذہبی مطالبات کی جن سے دوسرے ہندوؤں کو شدید اختلافات ہیں۔ تمام "ہندو جاتی" کی اتنی پر زور تائید ان مسلمانوں کیلئے قابلِ عبرت ہونی چاہیئے جو نہ صرف متحدہ اور مشترکہ امور کے متعلق مل کر کوشش اور سعی کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ بلکہ محض اس لئے روڑے اٹکانا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ کہ کسی بات میں ان سے اختلاف رکھنے والے مسلمان کیوں اس میں حصہ لیتے ہیں۔ اور جن لوگوں کے فکر کی یہ حالت ہو۔ ان کا کوئی مہم سر کر لینا کیونکر ممکن ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آج تک کبھی کسی قابلِ ذکر معاملہ میں خواہ وہ برطانوی ہند سے تعلق رکھتا ہو۔ یا کسی ریاست سے مسلمانوں کو کامیابی کا مونہہ دیکھنا نصیب نہیں ہوا۔

دوسری وجہ آریہ سماج کی فتح کی وہ شاندار جانی اور مالی قربانیاں ہیں۔ جو اس مہم میں پیش کی گئیں۔

گزشتہ آٹھ ماہ میں تقریباً پندرہ ہزار آریہ جیلخانوں میں گئے۔ جن میں سے بہت بڑی تعداد ان کی تھی۔ جو دُور دراز کے علاقوں سے اپنا کاروبار بند کرکے اپنے پاس سے روپیہ خرچ کرکے ایک ایسے علاقہ میں جہاں کی آب و ہوا اور بود و باش ان کے موافق نہ تھی۔ رضاکارانہ طور پر پہنچے۔ اور اگرچہ بیس کے قریب مختلف عوارض سے مر گئے۔ تاہم ان کے جوش میں فرق نہ آیا۔ اور ہر طرف سے ان کی روانگی جاری رہی۔ پھر کئی لاکھ روپیہ خرچ کیا گیا ؛

جو لوگ اس اہتمام اور انتظام کے ساتھ کسی مقصد کے لئے کھڑے ہوں انہیں فتح حاصل نہ ہو۔ تو کیا ان لوگوں کو ہو جو ایک تحریک شروع تو اس جوش و خروش سے کریں۔ کہ گویا انقلاب عظیم برپا کر دیں گے۔ لیکن چند ہی روز کے بعد جھاگ کی طرح بیٹھ جائیں۔ اور جو کچھ جمع ہو اسے لے کر رفو چکر ہو جائیں۔ مسلمانوں کی تحریکات اسی قسم کے حالات کی وجہ سے ناکام ہوتی رہی ہیں۔ اور ہوتی رہیں گی۔ جب تک ان کی اصلاح نہ کی جائے گی ؛

اگر اس واقعہ سے جسے آریہ صاحبان "آریہ سماج کی فتح" "آریہ سماج کی مہان وجے" اور "لاثانی پھلتا" قرار دے رہے ہیں مسلمان یہی سبق حاصل کریں۔ کہ کامیابی اتحاد و اتفاق اور قربانی و ایثار کے بغیر ناممکن ہے۔ اور یہ صفات اپنے اندر پیدا کرنے کی انتہائی کوشش کریں تو یہ بھی غنیمت ہے ؛

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ اور اہل بیت کے متعلق اطلاع

ڈلہوزی ۱۰ اگست (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے ؛

سیدہ ام ناصر احمد سلمہا کی طبیعت بھی پہلے سے اچھی ہے۔ سیدہ محترمہ کی صحت کامل کے لئے دُعا فرمائی جائے ؛ خاکسار حشمت اللہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۱ اگست۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بوجہ آشوب چشم زیادہ ناساز ہے۔ دُعائے صحت کی جائے۔

آج خطبہ جمعہ حضرت مولوی شیر علی صاحب مقامی امیر نے پڑھا۔

مفتی فضل الرحمن صاحب حکیم سخت بیمار ہیں دُعائے صحت کی جائے۔

آج شام کو میاں سراج الدین صاحب مؤذن مسجد اقصیٰ نے اپنے لڑکے عطاء اللہ کی دعوت ولیمہ پر ایک سو کے قریب اصحاب کو مدعو کیا ؛

چند تحریکات جدید کی جلد ادائیگی کے متعلق مخلصین کے مکتوبات کا خلاصہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱) شیخ حبیب اللہ صاحب خرم شہر ایران سے لکھتے ہیں۔

میرا اور میری اہلیہ کا وعدہ چندہ تحریک سال پنجم ۱۷۰ روپیہ کا ہے۔ میں سیدنا حضرت امیر المومنین کے خطبہ ۳۰ جون ۱۹۳۹ء کی تعمیل میں یہ رقم ارسال کر رہا ہوں۔ تا ۱۵ اگست سے پہلے مرکز میں داخل ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

(۲) قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی نیروبی سے لکھتے ہیں۔ میرا میری اہلیہ میرے بچوں میری والدہ اور میری ہمشیرہ مرحومہ کا چندہ تحریک جدید کا وعدہ سال پنجم معہ اضافہ کے ۵۰/۰۰۔ ۱۴۰ شلنگ ہے۔ چونکہ دوستوں سے ۱۵ اگست تک سال پنجم کے وعدے وصول کرنے کی تحریک زور شور سے کی جا رہی ہے۔ اس لئے میں اپنی رقم مذکورہ کے متعلق اپنا ۲۶۶ روپے کا چک محاسب صاحب کی خدمت میں ارسال کر رہا ہوں آپ یہ رقم میری امانت سے وصول کر لیں۔ تاکہ ہم سب کا وعدہ سو فی صدی حضور کے ارشاد کی تعمیل میں ۱۵ اگست سے قبل پورا ہو جائے۔

(۳) بابو عبدالغفور خاں صاحب کوک زنجبار سے لکھتے ہیں۔ کہ میں ۱۲۲ شلنگ ارسال کر چکا ہوں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ کی تعمیل میں باقی ۱۰۰ شلنگ کا چک ارسال کرکے اپنا اور اپنی اہلیہ کا وعدہ سو فی صدی پورا کر رہا ہوں۔ الحمد للہ۔

(۴) ڈاکٹر محمد انور شاہ صاحب افریقہ سے لکھتے ہیں۔ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر عمل کرتے ہوئے آج اپنا وعدہ ۲۰۰ شلنگ کا سو فی صدی پورا کر رہا ہوں۔ الحمد للہ

(۵) بابو محمد یوسف صاحب پوسٹل کلرک کمپالہ۔ ۳۰ جون کا خطبہ ملا۔ میں نے اپنا وعدہ ۲۴۰ شلنگ کا دو قسطوں میں بفضل خدا سو فی صدی پورا کر دیا ہے۔ امید ہے کہ چند روز میں کمپالہ کے سب احباب کا چندہ وصول ہو جائے گا۔ اور سب احباب کا چندہ انشاء اللہ ۱۲ اگست تک مرکز میں پہونچ جائے گا۔ کمپالہ کی جماعت کا وعدہ ۱۶۹۰ شلنگ ہے۔

(۶) دکن کی سب جماعتیں تحریک جدید کے چندوں کو ۱۵ اگست تک سو فی صدی پورا کرنے میں سرگرم عمل ہیں۔ چنانچہ سکندر آباد دکن کا نوٹ شائع ہو چکا ہے اور حیدر آباد دکن خاموشی کے ساتھ عملی لبیک کے لئے جدوجہد کر رہا ہے۔ میر اسحاق علی صاحب وکیل امیر جماعت محبوب نگر نے لکھا کہ جماعت کا وعدہ ۱۵۴ کا ہے۔ جس میں سے ۶۴ کی رقم واجب الادا ہے۔ جو عثمانی سکہ میں ہے۔ یہ رقم یہاں وصول ہو چکی ہے۔ اس طرح جماعت کا وعدہ سو فی صدی پورا ہو چکا ہے مگر انگریزی ڈاکخانہ یہاں نہ ہونے کے باعث ارسال نہیں ہو سکی۔ انشاء اللہ عنقریب ارسال کر دی جائیگی ؛

بہت سے احباب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں ۱۵ اگست تک مرکز میں اپنا چندہ پہونچانے کی کوشش کی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

ان احباب کی اطلاع کے لئے یہ لکھنا ضروری ہے۔ کہ میں نے ایسے تمام احباب کے چندوں کے موصول ہونے پر انکے نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کئے اور ان کے لئے دُعا کی درخواست کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔ اور ان کے اخلاص و ایمان میں ترقی دے۔ اور ان کے اموال میں برکات نازل فرمائے۔

چونکہ بالعموم جماعتوں کا چندہ ۱۳ اگست تک مرکز میں وصول ہوتا ہے۔ اس لئے جو احباب اپنا چندہ ۱۵ اگست یا اس کے بعد آخر اگست تک مرکز میں پہونچا دیں گے۔ ان کا چندہ ۱۵ اگست تک حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں وصول سمجھا جائے گا۔ پس جو لوگ باوجود جدوجہد کے ۱۵ اگست تک ادا نہیں کر سکے۔ انہیں اپنی کوشش برابر جاری رکھتے ہوئے سعی کرنی چاہیئے۔ کہ ان کا چندہ ۳۱ اگست تک مرکز میں پہونچ جائے۔ یا کم سے کم وُہ اپنی جماعت میں ادا کر دیں ؛

مگر باوجود پوری جدوجہد کے پھر بھی ۳۱ اگست تک جو اپنا وعدہ پورا نہ کر سکیں۔ انہیں ستمبر میں ادا کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اب تحریک جدید کے وعدوں کا آخری وقت آ گیا ہے۔ جن احباب کا وعدہ ہی آخری وقت میں ہے۔ وُہ بیدار ہو جائیں۔ اور ابھی سے مناسب ماحول پیدا کریں۔ تا ان کا وعدہ وقت کے اندر پورا ہو جائے ؛

فائنانشل سیکرٹری تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بے جا غیظ و غضب

جس نے ہمت کر کے نفسِ دوں کو زیر پا کیا۔ چیز کیا ہیں اس کے آگے رستم و اسفندیار
(المسیح الموعودؑ)

تمام قوٰے جو انسان کو عطا ہوئے ہیں۔ انہیں افراط و تفریط سے بچا کر استعمال کرنا مومن اور سچے مسلمان کا کام ہے۔ وہ لوگ جو قوٰے کو غلط طور پر استعمال کرتے ہیں۔ اور افراط و تفریط سے نہیں بچتے۔ وہ سخت نقصان اٹھاتے ہیں۔ اور بعض اوقات نہ صرف دُنیا کھوتے ہیں۔ بلکہ دین سے بھی محروم ہو جاتے ہیں۔

قوتِ غیظ و غضب بھی ان قویٰ میں سے ایک ہے۔ جو انسان کو ودیعت کئے گئے ہیں۔ اور اسے برمحل استعمال کرنا مومن کا کام ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا غصہ مشہور ہے۔ اسلام اختیار کرنے کے بعد آپ نے غیر معمولی تبدیلی اپنے اندر پیدا کی۔ کسی نے آپ سے دریافت کیا۔ آپؓ میں تو غصہ بہت ہوتا تھا۔ اب کیا ہوا۔ فرمایا غصہ تو اب بھی میرے اندر موجود ہے۔ اور میں اسے استعمال کرتا ہوں۔ فرق یہ ہے۔ کہ پہلے میں اسے بے محل استعمال کرتا تھا۔ اور اب اسلام لانے کے بعد اُسے برمحل استعمال کرتا ہوں۔

بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے۔ کہ وہ اپنی طبیعت کے خلاف بات سُن ہی نہیں سکتے۔ اور فی الفور آپے سے باہر ہو جاتے ہیں۔ اور اگر کسی سے لڑ پڑیں۔ تو باوجود اس کے کہ شریعت کا حکم ہے۔ کہ تین دن سے زیادہ غصہ نہ رکھا جائے۔ مگر وہ تین سال چھوڑ اگر انہیں تین صدیاں بھی عمر مل جائے۔ تو بھی اپنا غصہ چھوڑنے والے نہیں۔ حالانکہ خدا اور اس کے رسول کا حکم سب سے مقدم ہونا چاہیئے۔ مگر انہیں اپنے غصہ کے مقابلہ میں نہ خدا کے حکم کی پروا ہوتی ہے۔ اور نہ رسول کے فرمودہ کی۔ طاقت نہ ہونے کی وجہ سے وہ کچھ کر نہیں سکتے۔ ورنہ اگر طاقت حاصل ہو۔ تو نہ معلوم اپنے غصہ میں کیا کچھ کر گزریں۔ ولنعم ما قیل ؎

نفسِ ہر کس کمتر از فرعون نیست
لیک او را عون ما را عون نیست۔

یہی غصہ ہے جسے بے جا غیظ و غضب کہنا چاہیئے۔ اور جو بنی نوع انسان کے دین و دُنیا کو برباد کر کے رکھ دیتا ہے۔ اور پھر وہ خسر الدُّنیا والاٰخرۃ کا مصداق بن جاتا ہے۔ اسی غصہ کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے۔ ان الغضب لیفسد الایمان کما یفسد الصبر العسل (مشکوٰۃ صفحہ ۴۲۶) کہ غصہ یقیناً ایمان کو اس طرح خراب کرتا ہے۔ جیسے ایلوہ شہد کو خراب کر دیتا ہے۔ یعنی جس طرح ایلوہ کا جو ایک کڑوی چیز ہے شہد سے کوئی جوڑ نہیں۔ اور اگر اسے شہد میں ملایا جائے۔ تو شہد کو خراب کر دے گا۔ ایسے ہی ایمان کے ساتھ غیظ و غضب کا کوئی جوڑ نہیں۔ اگر یہ دونوں ملیں گے۔ تو ایمان خراب ہو جائے گا۔

انبیاء علیہم السلام دُنیا میں اسی غرض کے لئے مبعوث کئے گئے کہ تا لوگوں کو افراط و تفریط کی راہ سے بچا کر صراطِ مستقیم پر قائم کریں۔ اور سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو انسانوں کی ہدایت کے لئے اسوۂ حسنہ قائم فرمایا۔ وہ بہترین شاہ راہ ہے۔ جس پر چل کر انسان نجات حاصل کر سکتا ہے۔ آپ نے دشمنوں کے مقابلہ میں نہایت حلم اور بردباری کا نمونہ پیش فرمایا۔ اور نہ صرف ادفع بالتی ھی احسن فاذا الذی بینک و بینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم کی تعلیم دی۔ بلکہ سب سے اول خود اس پر عمل کر کے دکھایا۔ مکہ کے سنگدل اور ظالم طبع لوگوں نے جو سلوک آپ سے روا رکھا۔ وہ تاریخ دان اصحاب سے مخفی نہیں۔ اس کے مقابلہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا ہی عمدہ مثال قائم فرمائی۔ آپ کو راہ چلتے طعن و تشنیع کی جاتی۔ نام بگاڑتے اور تنابزوا بالالقاب کا ارتکاب کرتے۔ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی بجائے مذمّم نام رکھتے۔ مگر آپ کبھی ان کی طرف مڑ کر بھی نہ دیکھتے اور فرماتے۔ یقولون مذمّما۔ کہ یہ لوگ میرا نام مذمم رکھتے ہیں مجھے برا منانے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ اللہ نے میرا نام محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) رکھا ہے سبحان اللہ۔ کیا پاکیزہ طریق ہے۔ اگر مخالف کی بات پر دُنیا اسی طریق کو برتے تو تمام فسادات ایک دم میں مٹ سکتے ہیں۔

طائف میں آپ پر بڑی سختی کی گئی۔ کمینہ اور بدمعاش لوگوں کو آپ کے پیچھے لگا دیا گیا۔ جنہوں نے گالیاں دیں۔ اور آپ پر پتھر برسائے اس پر وحی الٰہی نے آپ کو آواز دی کہ اگر آپ چاہیں۔ تو اس شہر کو زیر و زبر کر دیا جائے۔ لیکن آپ نے فرمایا بل ارجو ان یخرج اللہ تعالےٰ من اصلابھم من یعبد اللہ وحدہٗ لاشریک لہ۔ کہ میں ان لوگوں کی ہلاکت میں راضی نہیں۔ بلکہ میں تو امید رکھتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ ان لوگوں سے ایسوں کو پیدا کرے گا جو اللہ وحدہٗ لاشریک لہ کی عبادت کریں گے۔

فتح مکہ کے دن جب ان تماموں کو آپ کے حضور پیش کیا گیا۔ جنہوں نے آپ کو اور آپ کے صحابہ کو سخت مصائب کا نشانہ بنایا تھا۔ اور بالآخر خدا کے حکم کے ماتحت صحابہ۔ اور آپ کو وطن سے بے وطن ہونا پڑا تھا۔ اور جو لوگ اپنی بداعمالیوں کے نتیجہ میں نہ تیغ کئے جانے کے قابل تھے۔ اور خدائی شریعت میں واجب القتل تھے۔ تو آپ نے سب کو معاف کر دیا۔ اور فرمایا:۔ لا تثریب علیکم الیوم اذھبوا فانتم الطلقاء۔ یعنی بدلہ لینا تو درکنار۔ میں تمہیں ڈانٹ بھی نہیں دیتا چلے جاؤ۔ میں تم سب کو آزاد کرتا ہوں۔

کیسا پاکیزہ نمونہ ہے۔ جو مسلمانوں کے لئے ان کے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے چھوڑا۔ کاش! مسلمان توجہ کریں۔ اور اپنی خانہ جنگیوں کی وجہ سے اپنی طاقت کو کمزور نہ کریں۔ اور اپنے آپ کو برباد نہ کریں۔

قرآن کریم میں مومنوں اور متقیوں کی یہ صفت بیان کی گئی ہے۔ کہ وہ الصابرین ہوتے ہیں۔ یعنی ان میں برداشت اور تحمل کا مادہ ہوتا ہے۔ نیز فرمایا۔ والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین۔ کہ وہ غصہ کو پی جاتے ہیں۔ اور قصور معاف کر دیتے ہیں۔ اور پھر احسان کر کے اس بات کا ثبوت بہم پہونچاتے ہیں۔ کہ ان کو غصہ نہیں رہا۔ اور سچ مچ معاف کر دیا ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ شریعت کا پہلوان وہ ہے۔ الذی یملک نفسہ عند الغضب (مشکوٰۃ ص ۴۲۵) جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھتا ہے۔

اے اللہ تو ہمیں نفسانی جوشوں کے ماتحت بے جا غیظ و غضب کے اظہار سے محفوظ رکھ اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ اور تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔

خاکسار قمرالدین مولوی فاضل۔ قادیان

تبلیغ بیرون ہند

بیرونِ ہند میں تبلیغ احمدیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گولڈ کوسٹ، فری ٹاؤن، جاوا اور ماریشس میں اعلاءِ کلمۃ الحق

گولڈ کوسٹ

گولڈ کوسٹ سے مولوی نذیر احمد صاحب مبشر اطلاع دیتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں انفرادی تبلیغ کا سلسلہ جاری رہا۔ متعدد تبلیغی خطوط لکھے گئے۔ احباب جماعت کی تربیت کی۔ مبلغین کلاس کو باقاعدہ قرآن شریف باترجمہ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھائی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ حدیث کا بھی درس دیا جاتا ہے

فری ٹاؤن

فری ٹاؤن سے مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ لکھتے ہیں۔ کہ احمدیہ سکول کی عمارت جو زیر تعمیر تھی طالب علموں اور احباب جماعت نے اپنے ہاتھ سے خدا کے فضل سے مکمل کر لی ہے۔ جماعت کی تربیت کی طرف خاص طور پر توجہ دی جا رہی ہے۔ الحاج سنوسی غیر احمدی جو ذی اثر اور رئیس ہیں۔ عیسائیت کی طرف مائل تھے۔ جب مجھ سے ان کی ملاقات ہوئی تو علیحدگی میں مَیں نے انہیں احمدیت کے متعلق تفصیلی واقفیت بہم پہونچائی۔ جس کا ان پر بہت گہرا اثر ہوا۔ آخر میں مَیں نے ان کو استخارہ کے لئے کہا۔ آپ نے وعدہ کیا کہ بعد استخارہ احمدیت قبول کر لوں گا۔ احباب بھی ان کے لئے دُعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ان پر حق کھول دے۔ اور احمدیت کے قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں سیرالیون کے جنوبی علاقہ سے ایک شامی نے خط لکھا کہ میں ان کے علاقہ میں پہونچ کر احمدیت کا پیغام دوں۔ اور کہ لوگ ہر قسم کی امداد کا وعدہ کرتے ہیں۔ میں ان شامی صاحب سے پہلے واقف نہیں تھا۔ یہ صرف اللہ تعالےٰ نے غیب سے تبلیغ کا سامان پیدا کیا ہے مولوی صاحب اس علاقہ کی طرف روانہ ہو گئے مگر راستہ میں بیمار ہو گئے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور بحری تار دُعا کے لئے آیا۔ خدا نے فضل کیا۔ اور مجاہد جہاد پر روانہ ہو گیا ہے۔

جاوا

گارت سے مولوی عبدالواحد صاحب سماٹری مولوی فاضل مبلغ لکھتے ہیں کہ عرصہ زیر رپورٹ میں ۷۴ اشخاص نے بیعت کی۔ جن کے فارم بیعت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں بھیج دیئے گئے ہیں۔ تا دم تحریر رپورٹ ہذا جماعت گارت کی تعداد ۲۸۴ تک پہونچ چکی ہے۔ جماعت کی تعلیم و تربیت کا کام خصوصیت سے جاری ہے۔ قرآن کریم متعدد دوستوں کو باترجمہ پڑھایا جا رہا ہے۔ نیز غیر احمدی شرفاء کو بھی ہفتہ میں دو دفعہ قرآن شریف کا سبق دیا جاتا ہے۔ ان میں سے ایک صاحب جن کا نام R. Endia ہے اور Schakel گورنمنٹ ہائی سکول کے مدرس ہیں۔ اور انجمن Pasoendan جو گارت کے سرکاری ملازمین کی واحد سوسائٹی ہے اس کے پریذیڈنٹ ہیں۔ مع اپنی بیوی کے داخل سلسلہ ہوئے۔ ان کی بیوی بھی تعلیم یافتہ ہے۔ اور خواتین کی ایک انجمن کی ناظمہ ہیں۔ ان کے علاوہ B. P. ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب جو تین سال ہالینڈ میں بھی رہ چکے ہیں احمدیت میں داخل ہوئے گارت اور ارد گرد کے دیہات میں سے نقشبندی فرقہ کے ۳۰ آدمی داخل احمدیت ہوئے۔ ان کے ذریعہ معلوم ہوا کہ اس فرقہ کا ایک اہم راز ہے۔ جس کو وہ کسی پر ظاہر نہیں کرتے۔ اور اس قانون پر سختی سے پابند ہیں۔ اس گروہ کے آدمی جب ہماری جماعت میں شامل ہوئے۔ تو ان سے وہ راز دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ بقول مشائخ اہل الطریقہ سلطان الاولیا رحضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مریدوں کو ۲۰ مراقبے بطور وصیت لکھ کر دیئے ہیں۔ جن کو یاد کرنے اور ہمیشہ اپنے پاس رکھنے کی تاکید کر گئے ہیں۔ پھر انہوں نے وہ تمام مراقبے تفصیل کے ساتھ بتا دیئے مجھے تعجب ہوا جبکہ انہوں نے تیرھواں مراقبہ یہ بیان کیا۔ کہ مراقبۃ المحبوبیۃ الذاتیۃ وھی حقیقۃ المحمدیہ اور اس کی دلیل میں وما محمد الا رسول والی قرآنی آیت لکھی ہے۔ اور چودھواں مراقبہ۔ مراقبۃ المحبوبیۃ الصوفیۃ وھی حقیقۃ الاحمدیہ ہے۔ اور اس کی دلیل میں ومبشرا برسولٍ یاتی من بعدی اسمہ احمد والی قرآنی آیت لکھی ہے۔ جب وہ تمام مراقبے بیان کر چکے۔ تو مَیں نے ان سے کہا کہ آپ تمام اخوان اہل طریقہ کو ہماری مسجد میں جمع کریں۔ میں ان مراقبوں سے احمدیت کی صداقت واضح کروں گا۔ چنانچہ تمام اہل طریقہ مسجد احمدیہ میں جمع ہوئے۔ مَیں نے تین گھنٹہ تک بذریعہ لیکچر ان مراقبوں کی تشریح کی۔ اور ان کی روشنی میں احمدیت کی صداقت کو بیان کیا۔ اور بتایا کہ کوئی شخص طریقۃ المحمدیہ پر چلنے کا دعوےٰ نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ وفات مسیح کا قائل نہ ہو۔ کیونکہ اس مراقبہ کی دلیل وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل بتائی گئی ہے۔ جس میں بلا استثناء آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قبل تمام انبیاء کے فوت ہونے کی خبر دی گئی ہے۔ اور اس مراقبہ کو نمبر ۱۳ پر رکھ کر تیرھویں صدی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ جبکہ حیات مسیح کا عقیدہ مسلمانوں کی گمراہی کا خصوصیت سے موجب ہوا۔ پھر اس گمراہی سے بچنے کے لئے چودھواں مراقبہ وہ لکھا۔ جس کا نام الطریقۃ الاحمدیۃ ہے۔ اور اس میں بتایا کہ چودھویں صدی میں ایک غیر تشریعی نبی احمد (علیہ السلام) مبعوث ہوگا جو لوگوں کی اصلاح کرے گا۔ کیونکہ مراقبہ کی صداقت میں آیت ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد کو پیش کیا گیا ہے۔

غرض علی الترتیب میں نے تمام مراقبوں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت واضح کی۔ اس وقت قریباً چار پانچ صد اصحاب کا مجمع تھا۔ تقریر کے اختتام پر ۲۵ اشخاص نے بیعت کی۔ اور اس کے بعد بھی ہر جمعہ کو تین چار آدمی اس فرقہ کے داخل سلسلہ ہوتے رہتے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے گارت میں احمدیت بہت سرعت سے ترقی کر رہی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ لوگوں کے قلوب کو احمدیت کے لئے کھول دے۔

ماریشس

ڈاکٹر محمد احسان صاحب جنکو پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ ماریشس حج سے واپسی پر اپنے ساتھ بطور آنریری مبلغ ماریشس لے گئے تھے۔ اپنے باپ کی وفات کے باعث جزیرہ مذکور سے مجبوراً واپس وطن آ رہے ہیں۔ ان کو جماعت احمدیہ ماریشس کی طرف سے جو ایڈریس دیا گیا۔ اس کا مفصلہ ذیل اقتباس ان کے کام اور جماعت کے جذبات پر روشنی ڈالتا ہے۔

"جناب ڈاکٹر صاحب! آپ نے تبلیغ کا حق ادا کر دیا۔ چھوٹے بڑے ہندو سکھ مسلم وغیرہ سے ملاقاتیں کر کے آپ نے اپنا حق ادا کیا۔ اس کے علاوہ جب سے آپ آئے ہیں۔ آپ نے پوئی میں جمعہ کی نماز پڑھائی ہے۔ ان تمام کاموں میں جو امر زیادہ قابل تحسین ہے۔ وُہ یہ کہ آپ اپنی گرہ سے کرایہ خرچ کر کے جمعہ پڑھانے کے لئے جاتے رہے۔ نیز ہم ممنون ہیں کہ آپ نے خدام الاحمدیہ کے ممبروں میں ایک نئی روح پھونک دیکی۔ اور اپنے فرائض سے آگاہ کیا۔ جماعت احمدیہ ماریشس آپکی ساعی جمیلہ پر آپکو مبارکباد دیتی ہے"

مرتبہ نشر و اشاعت نظارت دعوۃ و تبلیغ

اہم ملکی حالات اور واقعات

گاندھی جی اور فیڈریشن

مسٹر جناح کا بہت سے اور مدبرین ہند کی طرح یہ خیال ہے۔ کہ کانگرس بہر حال فیڈریشن کو قبول کرلے گی۔ اور گاندھی جی اس کے لئے بالکل آمادہ ہیں۔ چنانچہ پچھلے دنوں انہوں اپنی اس رائے کا اظہار اخبارات میں کر دیا تھا۔ اور گاندھی جی سے مطالبہ کیا تھا۔ کہ وہ اس کے متعلق اپنے نظریہ کی غیر مبہم الفاظ میں وضاحت کر دیں۔ گاندھی جی تو اس کے متعلق خاموش رہے۔ لیکن ان کے اخبار "ہریجن" کے مینیجر مسٹر شکلا نے مسٹر جناح کو ایک خط لکھا۔ جس میں گاندھی جی کے مختلف مضامین سے بعض اقتباسات پیش کر کے یہ ثابت کرنا چاہا۔ کہ وہ فیڈریشن کے سخت مخالف ہیں۔ اور لارڈ لوتھین کے ایک خط کے جواب میں واضح طور پر یہ لکھ چکے ہیں کہ موجودہ سکیم قطعی طور پر ناممکن العمل ہے۔ نیز وہ صاف طور پر کہہ چکے ہیں۔ کہ اگر ہندوستان کے جملہ طبقات کی ناپسندیدگی کے باوجود اس کو نافذ کرنیکی کوشش کی گئی۔ تو یہ نہایت ہی افسوسناک امر ہوگا۔ بلکہ ایسی کوشش سراسر حماقت اور ضد ہے۔ مسٹر شکلا نے مسٹر جناح کو لکھا تھا۔ کہ امید ہے کہ آپ ان اقتباسات کے مطالعہ کے بعد فیڈریشن کے متعلق گاندھی جی کے رویہ کو بآسانی سمجھ سکیں گے۔

اس کے جواب میں مسٹر جناح نے مسٹر شکلا کو لکھا ہے۔ کہ گاندھی جی کی پیش کردہ تحریرات کے اقتباسات میرے سوالات کے جواب نہیں ہیں۔ کیونکہ ان میں دورخی سے کام لیا گیا ہے۔ آپ نے مجھے جواب دینے میں جو تکلیف اٹھائی اس کے لئے شکریہ۔ لیکن بہتر یہی ہے کہ گاندھی جی خود سامنے آئیں۔ اور واضح الفاظ میں بیان کریں۔ کہ آج وہ فیڈریشن کے حق میں ہیں یا اس کے خلاف۔ مسٹر جناح نے یہ تمام خط و کتابت شائع کر دی ہے۔ تا پبلک کو بھی اس بارہ میں کوئی فیصلہ کرنے میں آسانی ہو ؛

پنجاب میں آبپاشی کی دو سکیموں کیلئے قرض کا اعلان

لاہور سے ۱۰ اگست کی اطلاع ہے۔ کہ حکومت پنجاب ۱۷ اگست ۱۹۳۹ء کو اڑھائی کروڑ روپیہ قرض سرکاری تمسکات کی فروخت سے حاصل کرے گی۔ جو دس سال کے لئے ہوگا۔ یعنی ۱۵ اگست ۱۹۴۹ء کو واپس کیا جائیگا۔ حکومت اس پر تین فیصدی سالانہ شرح سے سود دے گی۔ یہ روپیہ صوبہ میں آبپاشی کی دو سکیموں کی تکمیل پر صرف ہوگا۔ یعنی حویلی پراجکٹ پر ۱۸۷ لاکھ اور تھل پراجکٹ پر ۶۳ لاکھ۔ حویلی پراجکٹ کی لاگت کا اندازہ ۵۵۰ لاکھ روپیہ ہے۔ اور اس کے لئے حکومت پہلے بھی دوبار قرض لے چکی ہے۔ اگر یہ سکیم مکمل ہوگئی تو اس سے جھنگ ملتان اور مظفر گڑھ کے اضلاع میں ۴½ لاکھ ایکڑ اراضی کی غیر دوامی اور پانچ لاکھ ایکڑ کی دوامی آبپاشی ہوسکے گی۔ اور نہریں جاری ہو جانے کے دسویں سال بعد اخراجات وضع کر کے حکومت کو اس سے ۳۴ لاکھ روپیہ سالانہ بچت ہوا کرے گی۔

تھل پراجکٹ کی تعمیر اس سال منظور ہوئی ہے۔ اور اس پر ۷ کروڑ روپیہ کے خرچ کا اندازہ ہے لیکن اس مالی سال کے دوران میں ۶۳ لاکھ سے زیادہ خرچ نہیں کیا جائیگا۔ اس سکیم سے اضلاع میانوالی۔ شاہ پور اور مظفر گڑھ کی دوامی آبپاشی ہوسکے گی۔ اس میں اصل نہر اور اس کی شاخوں میں ۷۰۰ میل کی لمبائی میں پختہ چنائی کی جائے گی۔ اور اس پر استر بھی لگایا جائیگا۔ تا علاقہ سیم سے محفوظ رہ سکے۔ اور پانی بھی ضائع نہ ہو۔ امید کی جاتی ہے کہ یہ نہر اپریل ۱۹۴۴ء میں جاری ہو جائے گی۔ اور اس کے دسویں سال میں اس سے اصل لاگت پر چھ فیصدی سالانہ سے زیادہ خالص آمدنی ہو سکے گی۔

اس اعلان میں قرضہ کے متعلق حکومت پنجاب کی پوزیشن بھی واضح کی گئی ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ ۳۱ مارچ ۱۹۳۹ء کو حکومت پنجاب کے ذمہ خالص قرضہ کی مقدار ۲۴½ کروڑ تھی جس میں ۱۷ کروڑ کا قرضہ مجتمعہ بھی شامل ہے۔ اور جو نیمیئر ایوارڈ کے مطابق حکومت ہند ادا کر رہی بلکہ ۳۸-۱۹۳۷ء سے ۱۸ لاکھ روپیہ سالانہ کے حساب سے ادا بھی کر رہی ہے۔ اور ۴۵ مساوی اقساط میں ادا کر دے گی۔ اس کے مقابلہ میں ۳۱ مارچ ۱۹۳۹ء تک حکومت آبپاشی کی مختلف سکیموں اور ہائیڈرو الیکٹرک سکیم پر ۴۱ کروڑ روپیہ لگا چکی تھی۔ اور آبپاشی کی سکیموں سے اسے ۳۸-۱۹۳۷ء میں قریباً دس فیصدی منافع ہوا۔ ہائیڈرو الیکٹرک سکیم کے متعلق حکومت کی رپورٹ ہے کہ یہ چونکہ ابتدائی حالت میں ہے۔ اس لئے ۳۸-۱۹۳۷ء میں آمد اصل لاگت سے ۷ لاکھ کم رہی۔ تاہم بجلی کی پیداوار چونکہ بڑھ رہی ہے۔ اس لئے امید ہے کہ منافع جلد شروع ہو جائے گا۔ یہ خسارہ ۳۱ مارچ ۱۹۳۹ء کو ختم ہونے والے سال میں سات لاکھ سے دو لاکھ رہ گیا ہے ؛

سی پی اسمبلی میں تخفیف مالیہ کی قرارداد

حکومت پنجاب نے چند روز ہوئے زمینداروں کو ۱۴ لاکھ روپیہ کی معافی کا اعلان کیا تھا۔ اور اب پھر چھ لاکھ کا کیا ہے۔ جن زمینداروں کی فصلیں آفات سماوی کی وجہ سے تباہ ہوئی ہیں۔ ان کو امداد بہم پہنچائی گئی ہے۔ اس کے مقابلہ میں کانگرسی حکومت سے بہت زیادہ توقع تھی مگر ناگپور سے ۱۰ اگست کی خبر ہے۔ کہ سی پی کے صوبہ میں بارشیں بالکل نہیں ہوئیں۔ جس سے کسان بہت پریشان ہو رہے ہیں۔ بالخصوص چارہ کی کمی ان کے لئے شدید اضطراب کا موجب بن رہی ہے۔ اس سے متاثر ہو کر اسمبلی میں ایک ممبر نے کسانوں اور زمینداروں کی مشکلات کا دردناک پیرایہ میں تذکرہ کیا۔ اور حکومت سے ایک قرارداد کے ذریعہ سفارش کی کہ مالیہ لگان میں پچاس فیصدی کی تخفیف منظور کی جائے۔ لیکن یہ قرارداد ۱۲ کے مقابلہ میں ۵۱ آراء کی کثرت سے مسترد ہوگئی۔ حکومت کے ارکان نے بھی اس کے خلاف ووٹ دیئے۔ اگرچہ وزیر مالیات نے اشک شوئی کے طور پر آخر میں یہ کہہ دیا۔ کہ حکومت کسانوں کے مصائب سے بخوبی آگاہ ہے۔ اور ان کی امداد کے لئے مختلف مقامات پر امدادی مراکز کھولنے کی کوشش کر رہی ہے ؛

کانگرس کی مجلس عاملہ کا اجلاس

واردھا میں ۱۰ اگست کو مجلس عاملہ کا جو اجلاس ہوا۔ اور جس میں گاندھی جی نے شرکت نہیں کی اس میں بین الاقوامی صورت حالات اور جنگ کے امکانات پر غور کیا گیا اور ایک ایسا پروگرام مرتب کر لیا گیا۔ جس پر بصورت جنگ عامل ہوگی۔ اگرچہ اس کے متعلق ابھی کوئی موثق اطلاع شائع نہیں ہوئی۔ تاہم خیال کیا جاتا ہے۔ کہ جنگ کی صورت میں کانگرسی وزارتیں مستعفی ہو کر آئینی تعطل پیدا کر دیں گی۔ ہندوستانی فوجیں بیرونی ممالک کو بھیجنے کی مذمت کی گئی۔ ۹ جولائی کو مظاہرے کرنے والوں کے خلاف تادیبی کارروائی کا سوال کل اس لئے ملتوی کر دیا گیا تھا۔ کہ بنگال کانگرس کمیٹی کی طرف سے جواب نہ آیا تھا۔ اور صدر سے بذریعہ تار استدعا کی گئی تھی کہ فوراً جواب دیا جائے۔ آج مسٹر سبھاش چندر بوس صدر کی طرف سے تار موصول ہوا۔ جس میں انہوں نے بتایا۔ کہ وہ اس سلسلہ میں اپنے رویہ کی وضاحت میں صدر آل انڈیا کانگرس کو تین طویل خطوط ارسال کر چکے ہوئے ہیں۔ جن کے بعد کسی مزید تشریح کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مجلس میں ایک قرارداد اس مضمون کی پیش ہوئی۔ کہ مسٹر بوس کو آئندہ کانگرس میں کسی عہدہ پر متمکن نہ کیا جائے۔ وہ ایک معمولی رکن کی حیثیت سے کانگرس میں رہ سکتے ہیں۔ اس قرارداد پر خوب گرما گرم بحث کی توقع ہے۔ لیکن خیال یہی ہے کہ یہ ضرور منظور ہو کر رہے گی۔ ۹ جولائی کے مظاہروں کے متعلق جواب طلبی کے علاوہ مسٹر بوس سے ایک اور جواب طلبی بھی ہوئی تھی۔ جسکی تفصیل یہ ہے کہ مسٹر بوس تا حال بنگال پراونشل کانگرس کے صدر ہیں۔ اور بنگال کے کانگرسی ان کے بے حد مداح ہیں۔ پراونشل کانگرس کی مجلس عاملہ میں بعض گاندھی مخالف بھی تھے۔ جنہیں ۲۴ جولائی کو اجلاس کر کے مجلس سے نکال دیا گیا۔ اس طرح گویا ایک نئی مجلس عاملہ مرتب کر لی گئی۔ اور ایگزیکٹو ٹریبونل بھی مقرر کر دیا گیا۔ ہائی کمانڈ نے اس فعل کو ناجائز قرار دے کر جواب طلبی کی۔ اور ان دونوں کے متعلق تاریں جواب کی استفسار کیا گیا تھا ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

یوگوسلاویہ پر حملہ کا خطرہ

لنڈن سے ۔ ۱۱؍ اگست کی خبر ہے ۔ کہ یوگوسلاویہ سے نہایت نازک صورت حالات کی اطلاعات آرہی ہیں ۔ اور عجب نہیں کہ آئندہ جنگ کی آگ اسی سرزمین سے بھڑک اٹھے ۔ بات یہ ہے ۔ کہ اطالیہ اور جرمنی نے اس سے مطالبہ کیا تھا ۔ کہ ان کے ساتھ شامل ہوجائے ۔ اور اگر یہ نہیں ۔ تو کم از کم یہ معاہدہ تو کرے ۔ کہ جنگ کی صورت میں ان کے اقتصادی معاملات میں مدد دے گا ۔ اس کے ساتھ اٹلی اور جرمنی کی فوجیں کثیر سامان جنگ کے ساتھ اس کی سرحد پر جمع ہو رہی ہیں ۔ اطالوی فوجیں البانیہ کے رستہ سے اس کی سرحد پر پہنچ گئی ہیں ۔ اور جرمن آسٹریا سے گذر کر ۔ اور خیال کیا جاتا ہے ۔ کہ اگر یوگوسلاویہ نے ان کے منشاء کے مطابق طرز عمل اختیار نہ کیا ۔ تو دونوں طرف سے یکدم اس پر حملہ کر دیا جائیگا ۔ اور ہوسکتا ہے کہ ان کا یہی اقدام عالمگیر جنگ کا موجب ہو جائے ۔

برلن سے ۔ ۱۰ اگست کی خبر ہے کہ جرمنی اور اٹلی کے وزرائے خارجہ عنقریب ایک جگہ اکٹھے ہو کر بین الاقوامی صورت حالات پر غور کرنیوالے ہیں جرمن وزیر خارجہ نے ہنگری کے وزیر خارجہ سے بھی ملاقات کی ہے ۔ یہ کانفرنس بے حد اہم اور ضروری ہوگی ۔ اور اس میں جرمنی کے آئندہ رویہ کے متعلق آخری فیصلہ کیا جائے گا ۔ نیز یہ بھی طے ہوگا ۔ کہ موجودہ حالات میں انہیں کیا کرنا چاہیئے ۔

امن عالم کے متعلق مسٹر چرچل کی تقریر

لنڈن سے ۔ ۱۰ اگست کی اطلاع ہے کہ گذشتہ شب مسٹر چرچل نے ایک تقریر براڈ کاسٹ کی ۔ جس میں مخاطب بالخصوص اہل امریکہ تھے ۔ اس کے دوران میں آپ نے کہا ۔ کہ یورپ بلکہ تمام دنیا پر ایک سکوت طاری تھا جب جاپانیوں نے چینی شہروں میں برطانوی اور امریکن مفادات کو خواہ مخواہ نقصان پہنچا کر توڑ دیا ہے یورپ کا سکوت ایک شگون بد تھا جو اکثر ممالک پر بوجہ خوف طاری تھا ۔ اور اب بھی بہت سے ممالک پر یہ خوف مسلط ہے جرمنی کے ایک پہاڑ کی چوٹی پر ایک شخص بیٹھا ہے اور وہی دنیا کو اس خوف اور دہشت سے نجات دلا سکتا ہے ۔ ہٹلر ہی ایک ایسا شخص ہے جس کے ہاتھ میں آج جنگ و امن کی کنجی ہے ۔ وہ اگر چاہے ۔ تو دنیا کو آتش جنگ کے جہنم میں دھکیل سکتا ہے ۔ اور اگر چاہے ۔ تو جنگ کو روک سکتا ہے صرف ایک شخص نے اس وقت تمام دنیا پر دہشت طاری کر رکھی ہے ۔ تمام امن پسند حکومتوں کو مل کر آئندہ انسانی تعلقات کے لئے ایسے اصول وضع کرنے چاہئیں جو اس خوفناک ذہنیت کا دنیا سے خاتمہ کر دیں ۔ اور کسی ایک فرد واحد سے رحم پر بنی نوع انسان کا امن نہ رہنے دیں ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈینزگ کی صورت حالات

برلن سے ۔ ۱۱؍ اگست کی خبر ہے ۔ کہ پولش اخبارات نے پھر لکھا ہے ۔ کہ عنقریب پولینڈ کی توپیں ڈینزگ کے پرخچے اڑا دیں گی ۔ جرمن پریس لکھ رہا ہے ۔ کہ یہ شورش لنڈن اور پیرس کے ایماء سے کی جارہی ہے اور مارشل سمگلی نے جو تقریر کی ہے اس کے پیچھے بھی لارڈ ہیلیفکس بول رہے تھے ۔ ڈینزگ کا نازی لیڈر ہر فارسٹر ہٹلر سے ملاقات کے بعد واپس آگیا ہے ۔ امید کی جاتی ہے ۔ کہ وہ عنقریب ایک اہم تقریر کرنے والا ہے ۔ نمائندگان پریس کے ساتھ ایک انٹرویو میں اس نے کہا کہ ہم جنگ نہیں چاہتے ۔ لیکن اس کا کیا علاج کہ امن کے لئے آج کل بعض جمہوری حکومتوں کی خوشنودی مزاج کا حاصل کرنا ضروری ہوگیا ہے ۔ گو میں جانتا ہوں ۔ کہ میری اپیل کا کوئی اثر نہ ہوگا ۔ لیکن میں دنیا پر ثابت کر دوں گا ۔ کہ ہم جو مطالبات کر رہے ہیں ۔ وہ بالکل صحیح ہیں ۔ یہ ایک حقیقت ہے ۔ کہ ڈینزگ بہت جلد رائخ میں شامل ہوجائے گا ۔ اور اس کے لئے خواہ کوئی طریق اختیار کرنا پڑے وہ گریز نہیں کرے گا ۔ ہم جھگڑے کو بڑھانا نہیں چاہتے ۔ لیکن اگر یہ معاملہ صلح صفائی سے طے نہ ہوا ۔ تو پھر جو کچھ ہو ۔ سو ہو ۔ اس کی ذمہ داری ہم پر نہ ہوگی ۔

ترکی کے وزیر خارجہ کی تقریر

انقرہ ۔ ۱۰؍ اگست ۔ ترکی پارلیمنٹ کا موجودہ سیشن ختم ہوگیا ہے ۔ آخری اجلاس میں وزیر خارجہ سید شکری سراج اوغلو نے بین الاقوامی مسائل اور ترکی کے مسائل خارجہ پر ایک مفصل تقریر کی ۔ جس میں کہا ۔ کہ ترکی سیاست کی بنیاد دو باتوں پر ہے ایک تو اندرونی امن اور دوسرا امن عالم ۔ ہم نہ صرف اپنے لئے بلکہ تمام دنیا کے لئے امن و امان کے خواہاں ہیں ۔ لیکن ایسا امن نہیں ۔ جو ہمارے وقار کو کوئی نقصان پہنچائے ۔ بلکہ ایسا امن جو ہمارے شرف و عظمت کو برقرار رکھے ۔ اور اگر اس قسم کے امن و امان کے لئے ہم سے کبھی جنگ سے بھی زیادہ قیمت طلب کی گئی ۔ تو ہم دنیا پر واضح کر دیں گے ۔ کہ ہم ایسی جنگ کرنا جانتے ہیں ۔ کہ جس میں فتح و کامرانی ہمارے قدم چومے ۔ میں پھر اس امر کو واضح کر دینا چاہتا ہوں ۔ کہ ہم امن کے سوا کچھ نہیں چاہتے ۔ اور آخر تک اسے قائم رکھنے کی کوشش کریں گے ۔ لیکن ایسا امن جو ہماری طمانیت میں خلل انداز نہ ہو ۔ اور جو معاہدات کی کڑیوں سے تمام اجزاء کو مربوط رکھے اگر ایسا نہیں ۔ تو ہم لڑنا مرنا اور فتح حاصل کرنا بھی خوب جانتے ہیں

فلسطین اور یہودیوں کی حالت

فلسطین سے ۔ ۱۰ اگست کی اطلاع ہے کہ اب وہاں صورت حالات قدرے بہتر ہو رہی ہے جس کا ثبوت یہ ہے کہ حکومت کی طرف سے تیرہ سڑکوں پر جن پر پہلے آمد و رفت ممنوع تھی ۔ دوبارہ آمد و رفت کی اجازت دیدی گئی ہے ۔ گذشتہ ہفتہ کے آخر میں برطانی ہائی کمشنر نے مختلف علاقوں کا دورہ کیا ۔ اور حکومت کے مختلف اداروں کا معائنہ کیا ۔ آپ دو ماہ کی رخصت پر انگلستان جارہے ہیں ۔ اور آپ کی غیر حاضری میں آپ کے چیف سکرٹری کام کریں گے ۔

برطانیہ نے حکومت ترکی سے مطالبہ کیا ہے کہ فلسطین میں یہودیوں کے ناجائز داخلہ کو روکنے میں اس کی مدد کرے ۔ بہت سے جرمن یہودی دریائے ڈینیوب کی راہ سے آتے ہیں ۔ اور بحیرہ اسود کی رومانوی بندرگاہوں سے فلسطین جانے کے لئے جہازوں پر سوار ہوجاتے ہیں ۔ حکومت فلسطین ایک ایسا مسودہ تیار کر رہی ہے جس کی رو سے ایسے جہاز رانوں اور کپتانوں کو فوجی ٹریبونل کے سامنے پیش کر کے سزائیں دی جاسکیں گی ۔ جو ایسے یہودیوں کو لاد کر لے آتے ہیں ۔ حکومت برطانیہ نے اس مشکل کا یہ علاج تجویز کیا ہے ۔ کہ ایسے یہودیوں کو لے جانے والے جہازوں کا گذر آبنائے باسفورس سے بند کر دیا جائے ۔ سمرنا سے ۱۰ اگست کی خبر ہے کہ آج پانصد یہودی ایک جہاز میں سمرنا کی بندرگاہ پر پہنچے ۔ جہاز خراب ہوچکا تھا ۔ اس لئے یہاں ٹھیرنا ضروری تھا ۔ یہودی بھوک اور پیاس سے بے حال ہو رہے تھے ۔ لیکن ترکی حکام نے انہیں ترکی میں اترنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا

فارم ۲

فارم نوٹس زیر تحتی دفعہ ۱۳(۱) ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قواعد ۱۲ و ۱۳ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

ہرگاہ منکہ برکت علی ولد احمد دین ذات جٹ سکنہ کوٹلی مراں تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ قرضدار نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور مسمی بشیر احمد نابالغ وغیرہ کے قرضہ جات کے تصفیہ کے لئے ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ کی رائے میں یہ مناسب ہے۔ کہ قرضدار مذکور اور اس کے قرضخواہ کے مابین تصفیہ کرانے کی کوشش کی جائے لہذا جملہ قرضخواہاں کو جن کا قرضدار مذکور مقروض ہے۔ بذریعہ تحریر ہذا حکم دیا جاتا ہے کہ تم نوٹس ہذا کی تاریخ اشاعت سے دو مہینے کے اندر ان جملہ قرضہ جات کا ایک تحریری نقشہ جو ان کو قرضدار مذکور کی طرف سے واجب الادا ہیں۔ بتاریخ ۲۳ ۹/۳۹ دفتر بورڈ واقع ڈسکہ میں پیش کرو۔ بورڈ مذکور تاریخ ۲۲ ۹/۳۹ بمقام ڈسکہ نقشہ ہذا کی پڑتال کرے گا۔ جب کہ تمہیں بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیے۔

۲۔ نیز جملہ قرضخواہوں کو لازم ہے۔ کہ ایسے نقشہ کے ہمراہ ایسے جملہ قرضہ جات کی مکمل تفاصیل پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہی جملہ دستاویزات بشمول بہی کھاتہ کے ان اندراجات کے جن پر وہ اپنی دعاوی کی تائید میں انحصار رکھتے ہو۔ پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہر ایک ایسی دستاویز کی ایک مصدقہ نقل پیش کرو۔

۳۔ اس بارہ میں مزید کارروائی بمقام ڈسکہ بتاریخ ۲۲ ۹/۳۹ کی جائے گی۔ جب کہ جملہ قرضخواہوں کو بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیے۔ مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۳۹ء

(دستخط) **جناب سردار شو دیو سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی**

چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ (بورڈ کی مہر)

فارم ۲

فارم نوٹس زیر تحتی دفعہ ۱۳(۱) ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قواعد ۱۲ و ۱۳ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

ہرگاہ منکہ گوراندتا ولد جمیتا ذات جٹ سکنہ چک گلاں تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ قرضدار نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور مسمی بالکرام وغیرہ کے قرضہ جات کے تصفیہ کے لئے ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ کی رائے میں یہ مناسب ہے۔ کہ قرضدار مذکور اور اس کے قرضخواہ کے مابین تصفیہ کرانے کی کوشش کی جائے۔ لہذا جملہ قرضخواہاں کو جن کا قرضدار مذکور مقروض ہے۔ بذریعہ تحریر ہذا حکم دیا جاتا ہے۔ کہ تم نوٹس ہذا کی تاریخ اشاعت سے دو مہینے کے اندر ان جملہ قرضہ جات کا ایک تحریری نقشہ جو ان کو قرضدار مذکور کی طرف سے واجب الادا ہیں۔ بتاریخ ۲۲ ۹/۳۹ دفتر بورڈ واقع ڈسکہ میں پیش کرو۔ بورڈ مذکور تاریخ ۲۲ ۹/۳۹ بمقام ڈسکہ نقشہ ہذا کی پڑتال کرے گا۔ جب کہ تمہیں بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیے۔

۲۔ نیز جملہ قرضخواہوں کو لازم ہے۔ کہ ایسے نقشہ کے ہمراہ ایسے جملہ قرضہ جات کی مکمل تفاصیل پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہی جملہ دستاویزات بشمول بہی کھاتہ کے ان اندراجات کے جن پر وہ اپنی دعاوی کی تائید میں انحصار رکھتے ہو۔ پیش کرو اور اس کے ساتھ ہر ایک ایسی دستاویز کی ایک مصدقہ نقل پیش کرو۔

۳۔ اس بارہ میں مزید کارروائی بمقام ڈسکہ بتاریخ ۲۲ ۹/۳۹ کی جائے گی۔ جب کہ جملہ قرضخواہوں کو بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیے مورخہ ۱۷ جولائی ۱۹۳۹ء

(دستخط) **جناب سردار شو دیو سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی**

چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ (بورڈ کی مہر)

فارم

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ کبیر سنگھ ولد دیال سنگھ ذات جٹ سکنہ بوڑی پنڈ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیار پور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دسوہہ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۳۱-۱۰-۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں مورخہ ۲۸ ۷/۳۹

(دستخط) **خان بہادر خان سربلند خان صاحب بی۔ اے**

چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیار پور (بورڈ کی مہر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لکھا ہوا چاول

باریک نویسی کا ایسا دلفریب اور حیرت انگیز نمونہ آپ نے آجتک نہ دیکھا ہوگا۔ اس چھوٹے سے معمولی چاول پر نہایت ہی باریک حروف میں پوری سورہ قل ہو اللہ بعید خوشنما اور خوشخط لکھی ہوئی ہے۔ ہدیہ صرف ایک روپیہ۔ اپنا نام بھی اس پر لکھوائیں تو ۱؎۔ حضرت مسیح موعودؑ کا مشہور الہام الیس اللہ بکاف عبدہٗ لکھا ہوا صرف ۱۲؎ مع نام کے ۱؎

متبرک نگینہ انگوٹھیوں میں جڑوانے کے لئے عقیق سرخ کے چھوٹے سے بیضوی نگینہ پر کمال نفاست کے ساتھ نہایت خوشنما۔ سفید چمکدار حروف میں حضرت مسیح موعودؑ کا الہام الیس اللہ بکاف عبدہٗ بہت ہی باریک اور خوشخط کھدا ہوا۔ ہدیہ صرف دو روپے فی نگینہ۔ اپنا نام بھی نگینہ پر کھدوائیں تو دو روپے چار آنے دیجئے) نوٹ یہ دونوں چیزیں ہاتھ کی کاریگری کا بہترین نمونہ اور لوگوں کو تبلیغی طور پر پیش کرنے یا تحفۃً دینے کے لئے شاندار تحفہ ہیں۔ ان کے علاوہ قرآن مجید کی دیگر چھوٹی چھوٹی آئتیں یا کوئی مختصر تحریر اردو۔ ہندی۔ عربی۔ فارسی یا انگریزی میں حسب فرمائش تیار کر کے روانہ کی جا سکتی ہے۔ محصول بذمہ خریدار

سنگار دل حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کی نہایت ہی پُر معارف کیف انگیز روح پرور اور اثر خیز نظموں کا بے حد دلفریب مجموعہ قیمت فی جلد صرف ۵؎

بچوں اور بڑوں کیلئے ہر قسم کی دلچسپ اور مفید کتابیں ہم سے طلب فرمائیں۔ فہرست کتب مفت منگوائیں۔ پتہ:۔ **شیخ محمد اسماعیل احمدی۔ پانی پت**

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمایئے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کرے گی اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی باہ بھی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عام) نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو۔ تو قیمت واپس فہرست دوا خانہ مفت منگوا لیجئے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے

ملنے کا پتہ:۔ **مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ**

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ٹوکیو۔ ۱۰ اگست۔ ٹین سین کے سلسلہ میں جاپانی اور برطانوی نمائندوں کے مابین جو گفتگو ہو رہی ہے۔ اس کے متعلق کئی روز سے برطانوی نمائندہ کو لنڈن سے ہدایات نہیں آئیں۔ آج جاپانی نمائندہ نے اس سے کہا کہ یہ تاخیر کیوں ہے۔ کیا اس کے یہ معنے تو نہیں۔ کہ حکومت برطانیہ گفت و شنید کی خواہاں ہی نہیں ٹین سین سے جو جاپانی نمائندے آئے ہوئے تھے۔ وہ اگلے ہفتہ واپس چلے جائیں گے اور پھر حکومت جاپان اس گفت و شنید کو جاری رکھنے یا بند کر دینے کے سوال پر غور کرے گی۔ برطانوی نمائندہ نے یقین دلایا کہ یہ تاخیر عمداً یا ارادتاً نہیں

ٹوکیو۔ ۱۰ اگست۔ چین میں برطانوی حقوق کی نگہداشت کے متعلق برطانیہ اور جاپان میں گفتگو ہو رہی ہے امریکہ اور فرانس کی حکومتوں نے جاپان کو ایک یادداشت بھیجی تھی کہ انہیں اس کی شرکت بھی ضروری ہے کیونکہ چین میں امریکن اور فرانسیسی بھی کافی تعداد میں ہیں لیکن حکومت جاپان نے جواب دیا ہے کہ وہ اس بارہ میں برطانیہ کے سوا کسی اور حکومت سے بات چیت کے لئے تیار نہیں۔

واشنگٹن۔ ۱۰ اگست۔ صدر روزویلٹ نے آج اس معاہدہ پر دستخط کر دیئے ہیں۔ جس کے رو سے فلپائن کو ۱۹۴۶ء میں آزاد کر دیا جائے گا۔

شملہ۔ ۱۰ اگست۔ جو ہندوستانی فوجیں مصر اور ملایا بھیجی گئی ہیں۔ ان کے سفر کے اخراجات حکومت ہند نے ادا کرنے کا ذمہ لیا ہے۔ اس کے خلاف احتجاج کے لئے ایک ممبر نے مرکزی اسمبلی میں التوا کا نوٹس دیا ہے۔

لنڈن۔ ۱۰ اگست۔ حکومت برطانیہ نے حکومت ہند سے ۳۰ ہزار اسٹون وزن کے خیمے طلب کئے تھے۔ جو بھیج دیئے گئے ہیں۔ حکومت برطانیہ کے پاس جو خیمے تھے۔ وہ اس کی ضروریات کے لئے کافی نہ تھے۔

جے پور۔ ۱۰ اگست۔ گذشتہ ایجی ٹیشن میں جو مسلمان قید ہوئے۔ ریاست نے ان سب کو سوائے تین کے رہا کر دیا ہے۔

لاہور۔ ۱۰ اگست۔ گذشتہ شب ۹ بجے امرتسر میں احراری لیڈر مظہر علی صاحب اظہر کو پولیس نے زیر دفعہ ۱۲۴ اور ۱۵۳ الف گرفتار کر لیا۔ اور کار میں بٹھا کر یہاں لے گئی۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ گرفتاری ایک باغیانہ تقریر کی بنا پر عمل میں آئی ہے۔ جو اظہر صاحب نے راولپنڈی میں کی تھی۔

ہنگ کانگ۔ ۱۰ اگست۔ سرحدی پہاڑیوں پر ایک سڑک تعمیر کرتے ہوئے ۲ ہزار چینی مزدور ہلاک ہو گئے۔ یہ حادثہ ایک پہاڑی کے گرنے سے ہوا۔ یہ سڑک کلکتہ سے چین کے اہم شہروں کو ملانے کے لئے بنائی جا رہی ہے عنقریب ایک لاکھ ۳۰ ہزار مزدور اس کام پر لگیں گے۔ اور آئندہ موسم بہار تک یہ مکمل ہو جائے گی۔

پیرس۔ ۱۰ اگست۔ کل جرمن سفیر نے فرانسیسی وزیر خارجہ سے ملاقات کی۔ گفتگو میں جرمنی اور فرانس کے سیاسی اختلافات کا ذکر آیا۔ اور بھی مختلف مسائل پر مبادلہ افکار ہوا۔

نیویارک۔ ۱۰ اگست۔ پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے صدر جمہوریہ امریکہ نے کہا۔ کہ جن ممبروں نے غیر جانبداری کے قانون پر نظر ثانی کرنے کی تجویز کے خلاف ووٹ دیئے ہیں انہوں نے میرے ہاتھ باندھ دیئے ہیں عملی طور پر مجھے اتنے اختیارات حاصل نہیں ہیں۔ کہ میں جنگ کو ہونے سے روک دوں۔ یہ ایک بظاہر خوبصورت مگر نہایت ہی اہم ذمہ داری ہے۔

لنڈن۔ ۱۰ اگست۔ مسٹر چیمبرلین کی رائے ہے کہ بین الاقوامی حالات میں بہت جلد اصلاح ہو جائے گی۔ اس لئے انہوں نے عام انتخابات کی تاریخ ۲۵ اکتوبر مقرر کر دی ہے۔

بغداد۔ ۱۰ اگست۔ ۲۹ جون سے ایک وفد عراق سے ریاض میں آیا ہوا تھا۔ تا عراق اور سعودی عرب حکومت میں جو تنازعہ تھا۔ اس کے متعلق بات چیت کرے۔ چنانچہ مصر کو متفقہ طور پر ثالث بنا لیا گیا ہے اور وفد آج واپس ہو گیا۔

لنڈن۔ ۱۰ اگست۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ انگلستان میں فضائی جنگ جاری ہے جنوبی ساحل پر ایک زبردست حملہ ہوا۔ لیکن حملہ آوروں کو جلد بھگا دیا گیا۔ ویسٹ اینڈ میں حملہ آوروں نے دفاعی انتظامات درہم برہم کر دیئے۔ اس سلسلہ میں بہت دلچسپ نظارے دیکھنے میں آ رہے ہیں۔

نیویارک۔ ۱۰ اگست۔ فیڈرل بیورو آف انوسٹی گیشن (محکمہ سراغ رسانی) کی رپورٹ سے ظاہر ہے۔ کہ گذشتہ سال امریکہ میں جاسوسی کی ۶۵۱ وارداتیں پکڑی گئی ہیں۔ اس سے پہلے سال یہ ۲۵۰ تھیں۔ رپورٹ میں لکھا ہے کہ اس محکمہ نے ۱۹۳۲ء سے کر اب تک اغوا کی ۱۶۳ وارداتوں میں سے ۱۵۴ کا پتہ لگا لیا ہے۔

ٹوکیو۔ ۱۰ اگست۔ کابینہ جاپان کی ایک کانفرنس میں وزیر جنگ نے بین الاقوامی حالات کے پیش نظر اپنا فوجی نقطہ نظر پیش کیا۔ اور ان حالات کی اصلاح کے لئے اپنی اٹل پالیسی کی تشریح کی۔ اور نہایت کڑی شرائط پیش کیں قطعی فیصلہ کے لئے اجلاس اس ہفتہ کے آخر میں پھر ہوگا۔

پیرس۔ ۱۰ اگست۔ فرانس اور ترکی کے مابین تجارتی معاہدہ کی گفتگو کامیاب ہو گئی ہے۔ ترکی اخبارات نے لکھا ہے۔ کہ اس معاہدہ سے دونوں ممالک کے خوشگوار تعلقات مستحکم ہوں گے۔

ہنگ کانگ۔ ۱۰ اگست۔ حکومت چین نے اعلان کیا ہے کہ وہ صوبہ یونان میں ایک یہودی نوآبادی قائم کرنے کی تجویز پر غور کر رہی ہے۔ تا جرمنی سے خارج شدہ یہود کو پناہ مل سکے۔

کلکتہ۔ ۱۰ اگست۔ سٹار آف انڈیا کے نامہ نگار خصوصی کو معلوم ہوا ہے۔ کہ لارڈ لنلتھگو وائسرائے ہند کے عہدہ کی میعاد میں ایک سال کی توسیع کی تجویز زیر غور ہے بشرطیکہ بین الاقوامی حالات میں کوئی خرابی نہ پیدا ہو۔ عام حالات میں آپ کے عہدہ کی میعاد مارچ ۱۹۴۱ء میں ختم ہو جائے گی۔

بخارسٹ۔ ۱۰ اگست۔ رومانیہ اور بلغاریہ کے مابین دو ہفتہ قبل جو کشیدگی پیدا ہو گئی تھی۔ وہ آج دور ہو گئی ہے۔

بمبئی۔ ۱۰ اگست۔ بیگم کوپر اپرٹی ٹیکس کے خلاف مظاہروں کے سلسلہ میں جو فساد ہوا تھا۔ اور مسلمانوں کے ہجوم پر پولیس نے گولی چلا دی تھی۔ حکومت نے اس کی تحقیقات کرانے کا فیصلہ کیا ہے۔

قاہرہ۔ ۹ اگست۔ مصر کی وزارت نے جدہ مکہ اور عرفات کے درمیان ایک پختہ سڑک کی تعمیر کے لئے ایک لاکھ ۶ ہزار پونڈ کی رقم منظور کی ہے نیز حرمین کی بعض تعمیری اصلاحات کے لئے ۹۲ ہزار پونڈ

لائلپور۔ ۱۰ اگست۔ گندم ڈیہہ ۲/۹/- گڑ ۷/۸/- شکر ۸/۸/- گھی ۳۸/۴/- تاندلیانوالہ میں گھی ۴۰/۴/- بنولہ پیور ۳/۴/- جٹ انوالہ میں توریہ ۲/۶/- نخود ۲/۴/-

---

ریسٹورین کے متعلق سید محمد مسعود صاحب اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس سیالکوٹ سے تحریر فرماتے ہیں "آپ کی دوائی ریسٹورین کی بابت میں آپکو مبارکباد دیتا ہوں فی الواقعہ مفید دوائی آپ نے پیش کی ہے خدا آپکی سعی کو بابرکت کرے" ریسٹورین کھوئی ہوئی طاقتوں کو واپس لا کر دوبارہ نئی زندگی بخشنے والی ہے زیادہ تعریف فضول منگوا کے اسکے حیرت انگیز فوائد کو ملاحظہ فرمائیں نہایت عجیب چیز ہے قیمت فی شیشی دو روپیہ علاوہ محصول۔ پتہ:۔ ریسٹورین لیبارٹری پروپرائٹر سید خواجہ علی قادیان پنجاب

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاءالاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah